حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب

مولانا ابراہیم فانی کی جدائی

محبوب المشائخ والطلبہ استاد الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی نور اللہ ضریحہ کے تذکار ہیں' ماہنامہ الحق کے مسئولین نے خصوصی شمارہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ماشاء اللہ یہ موجب صد اجر وثواب کارخیر اذکروا محاسن موتاکم کے پیش نظر حد درجہ مبارک اور مستحسن اقدام ہے۔

محترم فانی رحمۃ اللہ علیہ الولد سر لابیہ کے صحیح مصداق' جامع الصفات والکمالات نادرہ' روزگار' فقید المثال شخصیت تھے' ان کا وجود مسعود مرکز علوم اسلامیہ ام الجامعات والمدارس دارالعلوم حقانیہ کے لئے سرمایہ مباہات وافتخار تھا۔ ماشاء اللہ' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے گلدستہ اساتذہ کرام کا ہر گل قابل صد ستائش وتحسین ہے' مگر

ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است

محترم فانی صاحب اپنی فطری درویشانہ وضع قطع' تواضع وانکساری' سادہ لباس میں اپنے پسندیدہ منتخب تخلص (فانی) کے مطابق ایک مابہ الامتیاز ممتاز سادگی کے حسن وجمال سے آراستہ تھے' اور اسی تذکرہ فنا کو عارفین باللہ مراقبہ' موت سے تعبیر فرماتے ہیں اور اسی تذکرہ موت کے لئے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے اپنی انگوٹھی میں کفیٰ بالموت واعظا کے دل گداز عبارت کو نقش فرمایا تھا۔

۱۶/ فروری کو راقم الحروف محترم فانیؒ کی عیادت کیلئے حاضر ہوا' دور سے جب میں نے ان کے نورانی چہرے کو دیکھا تو مجھے ان کو درخشندہ تابندہ پیشانی میں صبر واستقامت' رضا بالقضاء کے آثار نمایاں نظر آرہے تھے' سلام مسنون اور مسنون دعاؤں کے بعد میں نے ان کو بشارت دی کہ ماشاء اللہ آپ ہشاش بشاش چہرہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بہت جلد بفضلہٖ تعالیٰ اپنے محبوب دارالعلوم میں اپنے سند تدریس پر جلوہ افروز ہوں' روزنامہ درس بخاری شریف کے بعد آپ کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں ہورہی ہیں۔ میرے ان کلمات سے بہت ہی مسرور ہوئے اور پوری بشاشت' شرح صدور سے حسب مجالس صحت کے علمی لطائف وظرائف بیان کرنے لگے وہی سابقہ زندہ دلی' بذلہ سنجی سے بیمار پرسی کے اس مجلس کو باغ وبہار بنادیا۔ جی چاہ رہا تھا کہ انکے ساتھ یہ نشست طویل ہو۔ مگر مجھے ان کی حالتِ ضعف کا احساس تھا' میں نے کہا کہ آپ کے اس دلکش باذوق مجلس سے

---

* شیخ الحدیث، جامعہ دارالعلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک

جانا مناسب نہیں مگر حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ بیمار پرسی کفواق الناقۃ ہونی چاہیے۔ بناء بریں آپ کی صحت کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ چند طلبہ دیگر بھی موجود تھے' ان کی صحت وسلامتی کے لئے طویل دعائیں کر کے ان کے پیشانی کا بوسہ لے کر روانہ ہوئے۔ معلوم نہیں تھا کہ یہ ان کے ساتھ آخری الوداعی ملاقات تھی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ورزقہ فی جنات الفردوس صحبتہ النبین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا

رب العالمین جل جلالہ ان کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اوران کے بھائی محمد اسماعیل کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔ ماشاء اللہ محترم فانیؒ نے اپنی حیات مستعار کے لیل ونہار کو علوم دینیہ کی اشاعت وترویج میں صرف کیا۔ شاہ منصور کے شیخ المفسرین شیخ القرآن مولانا عبدالہادی نوراللہ مرقدہ کے سوانح حیات اور اپنے والد بزرگوار شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات پر مفصل تالیفات لکھی ہیں۔ اور کافیہ' حسامی' پر جامع مانع شروح' اور حضرت مولانا سراج الاسلام سراجؒ کے منظوم ترجمہ قصیدہ بردہ پر محققانہ ادیبانہ مقدمہ اور دیگر سینکڑوں قصائد ومراثی' سوانح وتقریظات انکے علم وفضل کے ارفع مقام کے شواہد عدل ہیں۔ وہ پشتو' فارسی' اردو' عربی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ اس کیساتھ ساتھ سینکڑوں شعراء کرام کے اشعار وقصائد ان کو ازبر یاد تھے۔ تلک آثار نا تدل علینا فانظر وابعدنا إلی الآثار

ان کے والد بزرگوار شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم نوراللہ مرقدہ کبھی کبھی مجھ سے مرحوم فانی نوراللہ مرقدہ کے بارے میں پوچھتے تھے' میں ان کو ان کی علمی استعداد وقابلیت کی بشارت دیتا' بہت ہی خوش ہو جاتے اوران کی کامیابیوں کے لئے دعائیں دینے لگتے۔ میں ان چند سطور پر اکتفا کرتا ہوں۔ ضعف' پیرانہ سالی کی وجہ سے مزید لکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ ان کے علمی فضائل ومناقب آں محترم ہی سب سے بہتر لکھ سکتے ہیں کیونکہ آں محترم کے آغوش شفقت میں ان کی حیات طیبہ کے لیل ونہار گذرے ہیں۔ اسی طرح عزیزم راشد الحق صاحب اور خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اپنے محبوب رفیق نوراللہ مرقدہ کے سوانح حیات کو جامع مانع انداز میں زیب قرطاس کرنے کا کماحقہ حق ادا کر سکتے ہیں۔ بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ محترم مولانا محمد ابراہیم فانیؒ کی تربت کو اپنی بے پناہ رحمتوں' مغفرتوں کے مشک وعنبر سے معطر فرمادے۔ اوران کے صاحبزادگان کو اپنے موقر عظیم جد امجد اور مثالی والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہما کے نقوش اقدام پر چلا کر ان کے لئے باقیات الصالحات وصدقات جاریہ بنادے۔ آمین یارب العالمین۔

کتبہ: خادم اہل العلم شیر علی شاہ

بجامعۃ دارالعلوم الحقانیۃ اکوڑہ خٹک ۲۶۔۵۔۱۴۳۵ھ